دینی علمی فکری ثقافتی

ماهنامه

9

الایمان

جمادی الاول۱۴۳۵ھ مطابق مارچ2014ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس شمارے میں

* انسانی اخلاق کی درستی میں قرآن کا کردار
* انسان کی نجات اورآخرت پر یقین
* زینت اور بناو سنگار فقہ کی نگاہ میں
* حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے حالات زندگی
* نماز جماعت کی اہمیت وفضیلت
* بنت علی حضرت زینب سلام اللہ علیہا ، ایک مثالی کردار
*اقوال حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

وحدت اسلامی کا علمبردار دینی، علمی، فکری اور ثقافتی مجلّہ

مدیر: مولانا کاظم رضا

ناشر: ادارہ الایمان

رابطہ: ضلع اٹک، تحصیل جنڈ، جھمٹ

03465096288

Razakazim13@yahoo.com

انسانی اخلاق کی درستی میں قرآن کا کردار

قرآن نے انسان کی رہنمائی کے لیۓ ہر زاویے پر روشنی ڈالی ہے اور زندگی کے ہر پہلو کو بحث میں لا کر انسان کی تربیت کی ہے - پسندیدہ اخلاق اور صفات حسنہ کے وہ تین اصول بیان کئے ہیں جن کی ایک حقیقت پسند اور با ایمان انسان کو ضرورت ہوتی ہے - قرآن مجید نے ان عملی قوانین کو بیان کیا ہے ، جو حقیقت میں ، حقیقی سعادت کے محافظ اور پسندیدہ اخلاق کی پرورش کرنے والے ہیں اور انھیں مناسب اعمال و افعال کے ایک سلسلہ کے ذریعہ زندہ رکھتے ہیں - چنانچہ پسندیدہ اخلاق کے بنیادی اعتقادات کے بارے میں یہی حالت ہے ، مثال کے طور پر جو شخص تکبر ، غرور اور خود خواہی کے علاوہ کچھ نہیں جانتا ہے ، اس سے خدا کے اعتقاد اور ربوبیت کے سامنے خضوع و خشوع کی توقع نہیں کی جانی چاہئے اور جس نے عمر بھر انصاف ، مروت ، ہمدردی اور الفت کے معنی نہیں سمجھے ہوں ، اس سے قیامت پر اعتقاد و ایمان رکھنے کی توقع نہیں کی جا سکتی ہے -

امیر المومنین حضرت علی(علیہ السلام) کا وہ نورانی بیان، جس میں عالم قیامت، روز محشر، اس دن پیروان قرآن کے اپنے اعمال سے راضی ہونے اور قرآن سے روگردانی کرنے والوں کو عذاب میں مبتلا ہونے کی خبر دی ہے، اس میں لوگوں کو اس طرح وصیت فرماتے ہیں: "قرآن کی بنیاد پر اپنے اعمال کی کھیتی کرنے والے اور اس کے پیرو ہو جاو، قرآن کو اپنے پروردگار پر دلیل و گواہ قرار دو، خدا کو خود اسی کے کلام سے پہچانو! اوصاف پروردگار کو قرآن کے وسیلہ سے سمجھو! قرآن ایسا رہنما ہے جو خدا کی طرف تمھاری رہنمائی کرتا ہے- اس الٰھی رہنما سے اس کے بھیجنے والے (خدا) کی معرفت کے لئے استفادہ کرو اور اس خدا پر جس کا تعارف قرآن کرتا ے ایمان لاو-

اے لوگو! تم سب کو ایک خیر خواہ اور مخلص کی ضرورت ہے تاکہ ضروری موقعوں پر تمھیں نصیحت کرے، قرآن کو اپنا ناصح اور خیر خواہ قرار دو اور اس کی خیر خواہانہ نصیحتوں پر عمل کرو، اس لئے کہ قرآن ایسا ناصح اور دلسوز ہے جو ہرگز تم سے خیانت نہیں کرتا ہے اور سب سے زیادہ اچھی طرح سے صراط مستقیم کی طرف تمھاری ھدایت کرتا ہے-

انسان کی نجات اورآخرت پر یقین

آخرت کے عقیدہ کے سلسلہ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ انسان کو برائیوں اور بد اخلاقیوں سے بچانے کی جتنی طاقت آخرت کے یقین میں ہے ، اتنی کسی دوسری چیز میں نہیں ہے- بے شک حکومت کا قانون اور تہذیبی ترقی یا برائی بھلائی کو فطری احساس اور نفس کی شرافت بھی ، انسان کو برائیوں اور بداخلاقیوں سے بچانے والی چیزیں ہیں ، لیکن یہ اتنی موثر اور کارگر نہیں ہوتیں، جتنا کہ مرنے کے بعد کی جزا و سزا کا یقین اور آخرت پر ایمان،بشرطیکہ زندہ یقین اور حقیقی ایمان ہو،صرف نام کا ایمان اور بے جان عقیدہ نہ ہو-

یہ کوئی خالی منطق کا مسئلہ نہیں ہے ، بلکہ تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ برائیوں اور بد اخلاقیوں کی گنجائش اس معاشرہ میں ہوتی ہے، جو آخرت اور مرنے کے بعد خدا کے سامنے پیشی اور جزا وسزا کے یقین سے خالی ہو، ورنہ جن کے دلوں میں یقین وایمان کا نور موجود ہو ، اُن کا حال تو یہ ہوتا ہے کہ وہ برے خیالات اور گناہ کے وسوسوں سے بھی گھبراتے ہیں اور اللہ سے پناہ مانگتے ہیں ، تاریخ عالم گواہ ہے کہ اس دنیا میں سب سے زیادہ پاکیزہ، صاف ستھری اور مہذب ومبارک زندگی ان ہی بندگان خدا کی رہی ہے جو مرنے کے بعد کی پیشی اور آخرت کی جزا وسزا پر یقین رکھتے تھے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ یقین آدمی کو برائی کے ارادہ سے وہاں بھی روکتا ہے ، جہاں کوئی دیکھنے والا نہ ہو اور دنیا میں کسی قانون پکڑ اور سزا کا خطرہ نہ ہو-

الغرض اس دنیا کے خاتمہ کے بعد عالم آخرت کا برپا ہونا، اللہ کے پیغمبروں اور اس کی کتابوں کی بتائی ہوئی ایک حقیقت بھی ہے اور خود ہماری عقل سلیم کا تقاضا بھی ہے اور اس پر ایمان وعقیدہ انسانی دنیا کی ایک بڑی مصلحت بھی ہے-

زینت اور بناو سنگار فقہ کی نگاہ میں

(حضرت آیۃ اللہ العظمی سیستانی کے فتوی کے مطابق)

سوال :اگر میکپ اس طرح سے کیا جائے کہ ظاہر نہ ہو اور طبیعی معلوم ہو تو کیا پھر بھی چہرہ چھپانا واجب ہے؟

جواب :اگر زینت اور میکپ معلوم نہ ہو تو چہرہ چھپانا لازم نہیں ہے۔

سوال :کیاعورتوں کے لیے فیشن کی انگوٹھیاں، بریسلیٹ اور ہار آرایش کے طور پر استعمال کرنا حلال ہے ؟

جواب :ان کا پہننا تو حلال ہے مگر ان چیزوں کا نا محرم سے چھپانا واجب ہے، ہاں انگوٹھی وکڑے کا اس شرط کے ساتھ چھپانا لازم نہیں ہے کہ وہ حرام میں پڑنے یا نامحرم کی توجہ حاصل کرنے کا سبب نہ بن رہا ہو۔

سوال :چہرہ نہ چھپانے والی عورت، کیا چہرہ اور ابرو کے بال بنوا اور ہلکہ طبیعی پاوڈر چہرہ پر لگا سکتی ہے؟

جواب :چہرہ کے بال صاف کرنے یا ابرو باریک کرنے کے بعد چہرہ کھلا رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے مگر اس شرط کے ساتھ کہ حرام میں پڑنے سے محفوظ رہے اور چہرہ نا چھپانا نا محرم کی توجہ حاصل کرنے کی غرض سے نہ ہو، لیکن پاوڈر لگانے اور میکپ کرنے کے بعد چہرہ چھپانا واجب ہے۔

سوال : مردوں کیلئے سونے کے پرزے یا پٹہ والی گھڑی پہننے اور اس کے ساتھ نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب : سونے کے پرزہ والی گھڑی پہننے اور اس کے ساتھ نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے مگر سونے کے پٹہ والی گھڑی پہننا اور اس کے ساتھ نماز پڑھنا جایز نہیں ہے۔

سوال : عورتوں کے لیے گھر سے باہر عطر استعمال کرنے کا کیا حکم ہے؟
جواب : اگر دوسروں کو حرام میں مبتلا کرنے کے لیے نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔
سوال : نماز یا غیر نماز میں سفید سونے کی انگوٹھی پہننے کا کیا حکم ہے؟
جواب : سفید سونا پہننا مرد کے لیے حرام ہے اور اس سے نماز باطل ہو جاتی ہے، ہاں پلیٹینیم کی انگوٹھی پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔
سوال : الکحل ملے ہوئے میکپ کے سامان اور عطر کا کیا حکم ہے؟ پوست کے لیے استعمال ہونے والی دوائیاں جن میں الکحل ہوتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟
جواب : کوئی حرج نہیں ہے۔
سوال : لینز لگانے کا کیا حکم ہے؟
جواب : بذات خود اس کام میں کوئی حرج نہیں ہے۔
سوال : میرے دانتوں پر سونے کے خول چڑھے ہوئے ہیں، کیا ان سے نماز پر کوئی اثر پڑتا ہے؟
جواب : نہیں، آپ کی نماز صحیح ہے۔
سوال : ٹائی لگانے کا کیا حکم ہے؟
جواب : کوئی حرج نہیں ہے۔

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے حالات زندگی

ولادت باسعادت: آپ بتاریخ ۱۵/ جمادی الثانی ۳۸ ھ یوم جمعہ اورایک قول کے مطابق ۱۵/ جمادی الاول ۳۸ ھ یوم جمعرات بمقام مدینہ منورہ پیداہوئے.

نام، کنیت ،القاب: آپ کااسم گرامی "علی" کنیت ابومحمد۔ابوالحسن اورابوالقاسم تھی، آپ کے القاب بےشمارتھے جن میں زین العابدین ،سیدالساجدین، ذوالثفنات، اورسجادوعابد زیادہ مشہورہیں.

امام زین العابدین کے بچپن کاایک واقعہ: علامہ مجلسی رقمطرازہیں کہ ایک دن امام زین العابدین جب کہ آپ کابچپن تھا بیمارہوئے حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا"بیٹا" اب تمہاری طبیعت کیسی ہے اورتم کوئی چیزچاہتے ہوتوبیان کروتاکہ میں تمہاری خواہش کے مطابق اسے فراہم کرنے کی سعی کروں آپ نے عرض کیا باباجان اب خداکے فضل سے اچھاہوں میری خواہش صرف یہ ہے کہ خداوندعالم میراشماران لوگوں میں کرے جوپروردگارعالم کے قضاوقدرکے خلاف کوئی خواہش نہیں رکھتے ،یہ سن کرامام حسین علیہ السلام خوش ومسرورہوگئے اورفرمانے لگے بیٹا،تم نے بڑامسرت افزا اورمعرفت خیزجواب دیاہے تمہاراجواب بالکل حضرت ابراہیم کے جواب سے ملتاجلتاہے ،حضرت ابراہیم کوجب منجنیق میں رکھ کرآگ کی طرف پھینکا گیاتھا اورآپ فضامیں تھے توحضرت جبرئیل نے آپ سے پوچھا کی کوئی حاجت وخواہش ہے اس وقت انہوں نے جواب دیاتھا بےشک مجھے حاجت ہے لیکن تم سے نہیں اپنے پالنے والے سے ہے۔

حضرت امام زین العابدین کی عبادت: علامہ شیخ صبان مالکی لکھتے ہیں کہ جب آپ وضوکے لیے بیٹھتے تھے تب ہی سے کانپنے لگتے تھے اورجب تیزہواچلتی تھی توآپ خوف خداسے لاغرہوجانے کی وجہ سے گرکربے ہوش ہوجایاکرتے تھے (اسعاف الراغبین برحاشیہ نورالابصار ۲۰۰) ۔

امام شبلنجی تحریرفرماتے ہیں کہ طاؤس راوی کابیان ہے کہ میں نے ایک شب حجراسودکے قریب جاکردیکھاکہ امام زین العابدین بارگاہ خالق میں سجدہ ریزی کر رہے ہیں ،میں اسی جگہ کھڑاہوگیا میں نے دیکھاکہ آپ نے ایک سجدہ کوبے حدطول دیدیاہے یہ دیکھ کر میں نے کان لگایا توسنا کہ آپ سجدہ میں فرماتے ہیں "عبدک بفنائک مسکینک بفنائک سائلک بفنائک فقیرک بفنائک " یہ سن کرمیں نے بھی انہیں کلمات کے ذریعہ سے دعامانگی فوراقبول ہوئی (نورالابصار ص ۱۲۶ طبع مصر،ارشادمفیدص ۲۹۶) ۔

آپ شب وروزمیں ایک ہزارر کعتیں ادافرمایاکرتے تھے (صواعق محرقہ ص ۱۱۹ ،مطالب السؤل ۲۶۷) ۔

امام زین العابدین اورفقراء مدینہ کی کفالت: علامہ ابن طلحہ شافعی لکھتے ہیں کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام فقراء مدینہ کے سوگھروں کی کفالت فرماتے تھے اورساراسامان ان کے گھرپہنچایاکرتے تھے جنہیں آپ بہ بھی معلوم نہ ہونے دیتے تھے کہ یہ سامان خوردونوش رات کوکون دے جاتاہے آپ کااصول یہ تھاکہ بوریاں پشت پرلادکر گھروں میں روٹی اورآٹا وغیرہ پہنچاتے تھے اوریہ سلسلہ تابحیات جاری رہا، بعض معززین کاکہناہے کہ ہم نے اہل مدینہ کویہ کہتے ہوئے سناہے کہ امام زین العابدین کی زندگی تک ہم خفیہ غذائی رسد سے محروم نہیں ہوئے۔ (مطالب السؤل ص ۲۶۵ ،نورالابصار ص ۱۲۶)

نماز جماعت کی اہمیت و فضیلت

نماز جماعت ۲۵ فرادیٰ نمازوں پر فضیلت رکھتی ہے . نماز جماعت کا حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ اسلام و وحدانیت متجلی ہو اور خداوند عالم کی بارگاہ میں اخلاص و بندگی کے ساتھ اسلامی شان و شوکت بھی نمایاں ہو کر منظر عام پر آئے.

امام محمد باقر علیہ السلام حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا" جو شخص اذان سننے کے بعد بغیر کسی عذر کے اس آواز پر لبیک نہ کہے اس کی نماز، نماز نہیں ہے۔ جو شخص چالیس دن تک اپنی نمازوں کو اس طرح با جماعت ادا کرے کہ امام کی ایک بھی تکبیرۃ الاحرام نہ چھوٹی ہو تو اس کے لئے دو آزادی کا پروانہ لکھا جائے گا ایک نفاق سے نجات دوسرے آگ سے نجات۔ اگر کسی ایسے شخص کے بارے میں تم سے سوال کیا جائے جو نماز جماعت میں شریک نہیں ہوتا تو کہو کہ میں اس کو نہیں پہچانتا"۔

جیسا کہ دوسری روایتوں میں ہے کہ نماز جماعت مومنین کے آپسی رابطے اور اسلامی معاشرہ کی تشکیل کا ایک ذریعہ ہے۔ جو شخص (بغیر کسی عذر کے) مومنین کے ہمراہ مسجد میں نماز ادا نہیں کرتا اس کی نماز قبول نہیں ہوتی اور کسی کی غیبت جائز نہیں ہے مگر اس شخص کی جو گھر میں نماز پڑھتا ہو (جماعت میں شریک نہ ہوتا ہو) اور مومنین کے اجتماعی امور میں کوئی دلچسپی نہ رکھتا ہو ایسے شخص کی عدالت ساقط ہے اور اس سے اجتناب (عدم معاشرت) ضروری ہے۔ جب اذان سنو تو جتنی جلدی ممکن ہو پہنچو اگرچہ سانس ہی کیوں نہ پھولنے لگے۔ ہر گروہ کا امام جماعت (خدا کی بارگاہ میں) اس گروہ کا نمائندہ ہوتا ہے لہٰذا نماز جماعت کی امامت کے لئے ایسے شخص کو منتخب کرو جو تم میں سب سے افضل و بہتر ہو۔ نماز جماعت کی صفوں کو ہم آہنگ اور منظّم رکھو تا کہ تمھارے دل معتدل ہوں اور آپس میں رابطہ رکھو تا کہ الفت و مہربانی میں اضافہ ہو۔ صف اول میں نماز ادا کرنا راہ خدا میں جہاد کرنے کی مانند ہے۔ بے شک خدا اور اس کے ملائکہ (نماز جماعت کی) ابتدائی صفوں کو متصل کرنے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔

بنت علی (ع) حضرت زینب سلام اللہ علیہا ، ایک مثالی کردار

ولادت باسعادت: ۵جمادی الاول ہجرت کے پانچویں یا چھٹے سال مدینہ منورہ میں آپ کی ولادت با سعادت ہوئی۔

نام، کنیت، القاب: اسم مبارک زینب ہے ، کنیت ام الحسن و ام کلثوم اورآپ کے القابات صدّیقۃالصغری، عصمۃ الصغری، ولیۃ اللّٰہ العظمی، ناموس الکبری، شریکۃ الحسین علیہاالسّلام و عالمہ غیر معلّمہ، فاضلہ، کاملہ و ... ہیں۔

فضائل و کمالات: فضیلتوں اور کرامتوں سے معمور گھر میں رسول اسلام (ص) اور علی (ع) و فاطمہ (س) کی مانند عظیم ہستیوں کے دامن میں زندگی بسر کرنے والی حضرت زینب سلام اللہ علیہا کا وجود تاریخ بشریت کا ایک غیر معمولی کردار بن گیاہے کیونکہ امام معصوم کے الفاظ میں اس عالمۂ غیر معلّمہ اور فہیمۂ غیر مفہمہ نے اپنے بے مثل ہوش و ذکاوت سے کام لیکر ،عصمتی ماحول سے بھرپور فائدہ اٹھایا اور الٰہی علوم و معارف کے آفتاب و ماہتاب سے علم و معرفت کی کرنیں سمیٹ کر خود اخلاق و کمالات کی درخشاں قندیل بن گئیں۔حضرت زینب سلام اللہ علیہاکے معنوی کمالات کی تجلیاں ، جو زندگی کے مختلف حصوں میں نظر آتی ہیں ، آنکھوں کو خیرہ کردیتی ہیں چاہے وہ اپنی ماں کی آغوش میں ہمکتی اور مسکراتی تین چار سال کی ایک معصوم بچی ہو چاہے وہ کوفہ میں خلیفۂ وقت کی بیٹی کی حیثیت سے خواتین اسلام کے درمیان اپنے علمی دروس کے ذریعہ علم و معرفت کے موتی نچھاور کرنے والی " عقیلۂ قریش " ہو یا کربلا کے خون آشام معرکے میں اپنے بھائی حسین غریب کی شریک و پشتپناہ فاتح کوفہ و شام ہو ہر جگہ اور ہر منزل میں اپنے وجود اور اپنے زریں کردار و عمل کے لحاظ سے منفرد اور لاثانی نظر آتی ہے۔

تبلیغ دین اسلام: جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شہادت کے بعد علی ابن ابی طالب کے تمام خانگی امور کے علاوہ خواتین اسلام کی تہذیب و تربیت کی ذمہ داریوں کو اس طرح اپنے کاندھوں پر سنبھال لیا

کہ تاریخ آپ کو " ثانی زہرا" اور " عقیلۂ بنی ہاشم " جیسے خطاب عطا کرنے پر مجبور ہو گئی۔ حضرت زینب سلام اللہ علیہا نے نبوت و امامت کے بوستان علم و دانش سے معرفت و حکمت کے پھول اس طرح اپنے دامن میں سمیٹ لئے تھے کہ آپ نے احادیث اور تفسیر قرآن کے لئے مدینہ اور اس کے بعد علی ابن ابی طالب (ع) کے دور خلافت میں کوفہ کے اندر ، با قاعدہ مدرسہ کھول رکھا تھا جہاں خواتین کی ایک بڑی تعداد اسلامی علوم و معارف کی تعلیم حاصل کرتی تھی۔

شادی: حضرت علی (ع) نے اپنی بیٹی جناب زینب کبری کی شادی اپنے بھتیجے جناب عبداللہ ابن جعفر سے کی تھی۔

کربلا میں: جناب زینب نے اپنی زندگی کے مختلف مرحلوں میں اسلامی معاشرہ میں رونما ہونے والے طرح طرح کے تغیرات بہت قریب سے دیکھے تھے خاص طور پر دیکھ کر کہ امویوں نے کس طرح دور جاہلیت کی قومی عصبیت اور نسلی افتخارات کو رواج دے رکھاہے اور علی الاعلان اسلامی احکامات کو پامال کررہے ہیں ، علی و فاطمہ کی بیٹی اپنے بھائی کے ساتھ اسلامی اصولوں کی برتری کے لئے ہر قربانی دینے کو تیار ہو گئی ظاہر ہے جناب زینب ، بھائی کی محبت سے قطع نظر اسلامی اقدار کی حفاظت اور اموی انحراف سے اسلام کی نجات کے لئے امام حسین سے ساتھ ہوئی تھیں کیونکہ آپ کا پورا وجود عشق حق اور عشق اسلام سے سرشار تھا۔ جناب زینب نے واقعۂ کربلا میں اپنی بے مثال شرکت کے ذریعے تاریخ بشریت میں حق کی سربلندی کے لڑے جانے والی سب سے عظیم جنگ اور جہاد و سرفروشی کے سب سے بڑے معرکہ کربلا کے انقلاب کو رہتی دنیا کے لئے جاوداں بنادیا۔ جناب زینب سلام اللہ کی قربانی کا بڑا حصہ میدان کربلا میں نواسۂ رسول امام حسین (ع) کی شہادت کے بعد اہلبیت رسول (ص) کی اسیری اور کوفہ و شام کے بازاروں اور درباروں میں تشہیر سے تعلق رکھتاہے۔

رحلت: آپ اپنے شوہر نامدار حضرت عبداللہ بن جعفرکے ساتھ شام گئیں وہاں پر ۱۵رجب ۶۳ ھجری قمری کو آپ نے دار فانی کو الوداع کہا۔

اقوال حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

حدیث -۱-

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں: "خدا یا میری عمر میں اضافہ کر تاکہ میری زندگی تیری اطاعت میں بسر ہو۔اور جب بھی میری زندگی شیطان کی چراگاہ بن جائے تو مجھے فوراً اپنے پاس بلا لے"۔

حدیث -۲-

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں: " جو شخص قطع رحم کرتا ہے اس کے پاس بیٹھنے سے پرہیز کرو اسلئے کہ قرآن مجید میں تین مقامات پر اس پر لعنت کی گئی ہے"۔

حدیث -۳-

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں: "لوگوں کے سامنے اپنی حاجت بیان کرنے سے ، زندگی ذلیل ، حیا ختم اور شخصیت ہلکی ہو جاتی ہے ، اور یہ ایک ایسا فقر ہے جسے انسان اپنے ہاتھوں سے حاصل کرتا ہے"۔

حدیث -۴-

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں: "جو بھی اپنے فرائض کو انجام دے گا اسکا شمار عابد ترین لوگوں میں ہوگا"۔

حدیث -۵-

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں: "قضائے نا خوشگوار پر راضی ہونا بالاترین مراتب یقین میں سے ہے"۔

This document was created with Win2PDF available at http://www.daneprairie.com.
The unregistered version of Win2PDF is for evaluation or non-commercial use only.